رجسٹرڈ نمبر اے ۳ ۸ ۶



توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تہذیب مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل شکایت امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس کی ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کریں بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی بشاشت پر قانع اور مسخرہ پن سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنایئے۔ نہ ہر کسی پر تیوریاں چڑھایئے اسلیے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جانب۔ رائے کی اصابت بے لاگ صداقت نکتہ چینی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچوں میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خرید لیں یعنی اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے منشا مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہفتے کے اندر تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں ورنہ ناظرین شاد باد سلامت۔ یہ پرچہ ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ ہے اس کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ نام لکھوا کر نہیں تو قدری کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دو تا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستے میں گاؤ غپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامے منیجر کے نام موصول ہوتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزار ہا خریداروں کے دو تین نہ پہنچنے پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں نا خوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عذر تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور بے روشی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی مسلک کی پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف صاف لکھیں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲ — نمبر ۱

مضامین

۸ جنوری ۱۹۲۹ء

ساقی نامہ

سال ماضی وحال

پھر رُت عنب کی یاد آئی — پھر آئی جمائی پہ جمائی
ساقی سال جدید آیا — لے کر پیغام عید آیا
غسل زمانہ سے مرغوب — جو پینے پلانے کا بھی کچھ اسلوب
پھر اس وقت عجب سی ہے — اور پھر خزاں کی بھول رہے بچے
کیا سرد ہوا ہے کیا گھٹا ہے — دے آگ وہ جس کا حرف ہوئے
ہے اس کے ہے سوا بھی شغل — لگتا کسی کام میں نہیں دل
گرول بھی کا رقص ہو جائے — سردی کا ازالہ دماغ گرمائے
چھتیسویں سال کا ہے آغاز — کر دے آریکے کا در باز
جاتے سے رنج دل کی خشکی — ہم کھائیں تپش کے ساتھ خشکی
ہیں جسم پہ گرم کپڑے اونی — بیٹھے ہیں رمائے در پہ دھونی
مل جائے جو ساغرِ مئے ناب — کیوں ہوں سمور و سنجاب
کلی میں رند مست ہو جائیں — پھر شکر و دعا کی زمزمائیں
ہو جائے نہ ہمر بہ آزار — بے کھٹکے کریں وہ سیر کہسار
ہے دامن کوہ اک پرستاں — یورپ کے سیشن ہیں وہاں
کوئی سوٹ پہ گرم رو ہے — برپیں پولس ڈپو ہے
پیدل ہو کوئی چل رہی ہے — عشاق کے دل مچل رہی ہے
سائیکل پہ ہے کوئی سیر کرتی — پڑھتی ہے کوئی - کوئی اترتی
دنیا ہے مزہ ہے آتر میں — ٹھٹھرے بیٹھے ہیں ہم ہی گھر میں
ہنستا ہے جو کوئی کھل کھلا کر — سو جاتے ہیں اسے تھپکا کر
سردی بھی نہیں ہوتی بھی منظور — کس طرح کٹے یہ جاڑا مزدور
لحاف میں ٹھٹھرتے اور ہانپتے — شرماتے ہیں اپنے اور سکڑتے
پھرتے ہیں اچھلتے خیر لنگور — ہم گھر کی چار پائی میں ہیں لگے
دیکھی ورد کا ہے نہ دم ہے — بیٹی ٹھرے کی جام جم ہے
ٹھرے کے جام دے مسلسل — حس و حرکت نہ ہو مختل
بھر دی ہیں ہر ایک مست ورنیا — پیالہ سے ہیں تو ہم بھی گویا
کنستر سے شراب ناب نکلے — ٹھرے سے آفتاب نکلے

بھر کے لبریز ہے طبیعت — بننے لگے پائے گر حرارت
پائے کا ازدیاد گرمی سے — گرمی سے تب لطف زندگی ہے
پیالے کے خراب اور خرابی — جاری کر جسم نکہت والی
وہ جوشش جوانی اب کہاں ہے — آنکھوں میں گرد ہی سماں ہے
پیری میں بھی ہے خضاب کا رنگ — ہے تو گو ہے خضاب کا رنگ
مستی سے ابھی ہے کام باقی — دے بادۂ خوشگوار ساقی
ہے رنج خمار سے برا حال — خالی وعدوں پہ اب نہ تو ٹال
اس عہد کی آس میں ہیں بیٹھے — ہیں سال میں ایک بار پیتے
کھلتا ہے سال کا جو اجرا — سب کھیل خمار نے بگاڑا
پیسہ و بیچارہ تنگ ہو گئے — کس طرح کوئی ضعیف رو کے
ساقی ہو تراقبہ ہم بیچارہ — ہے رنج خمار میں گرفتار
رہنے میں شراب کے نہ کر دیر — اب چشم کرم کا رخ ادھر پھیر
تھی سال گزشتہ اک قیامت — دم بھر نہ تھی جہاں کو راحت
آ کا کپ آ گئے کمیشن — افزوں ہوئی تفتۂ دل کی الجھن
لہرایا ادھر جو قومی جھنڈا — اس سمت اچھلا پولیس کا ڈنڈا
گھوڑے اچکا کے لیڈروں پہ — سینوں پہ سنگینوں پہ سروں پہ
چھوکروں نے یہاں کوڑے کھائے — غیروں نے ہاتھ ڈنڈے کھائے
اپنوں کو ملی یہاں حوالات — غیروں کی ہوئی وہاں مدارات
یاں ساشا ڈنڈے اور پتھر کا — واں میووں کا کیک کا شکن کا
دھوم دھام سے اودھم یہاں مچا تھا — ڈانگل کا ناچ وہاں رچا تھا
یاں لب پہ تھے نعرہ اکبر ہائے — حال یہ تھے پٹ تالی اور جھک
ڈنڈا تھا تیز دم پولس کا — بھاڑ و بنتا تھا ہم پولیس کا
جمہور پہ لاٹھیوں کا چلنا — گھوڑوں سے روندنا کچلنا
سنتا ہے اگر بجے پہ نقشہ — صہبا میں لگا دے میرا حصہ
ہے جوش پہ آج طبع موزوں — دکھلا دے نہ جام طرفہ واژگوں
خامہ سیدا ہے اشہب تیز — چابک اسے چاہیے نہ مہمیز
ظاہر میں تو ہو کیا اک فرس ہے — لیکن پہ غضب کا نکتہ رس ہے
کرتا ہے درشتی مشک یہ سے — رکھتا ہے گو کہ صورت سے نے
چلتا ہے امادہ ہے یہ گھوڑا — کیسی اچھے اور کیا کوڑا
بن کر گنکڑا اور غبارہ — بھرتا ہے فلک پہ یہ طرارہ
میداں میں اگر چہ بنگہ نہ پائی — جھٹ ہو سے سماں ہوا ہوائی
گو چہرہ رخ ہے پہ گہ پیکر — کہ سطح زمیں پہ گہ فلک پر
اک برق بلا ہے اس کی شوخی — کیا پوشش زبانِ صدا ہے شوخی
بھر دل ہو چھا کبھی جوش سے — لیں بھر لگے جوش سامعین کے
دکھا کے ملکی کبھی اس کی ہنسنا ہٹ — ہیں لعنۃ تھی اس کی مسکراہٹ

بولے یہ تو زباں حال یوں وہ | استاد پولیس ہے تو رستے کا ماہ
ہے ہے یہ ہوش اڑا ڈالا | ہے اوپری کون آ سے والا
گئے لاڈ و چھا ولنگر | باندھو قمر پگڑیوں میں ننگر
عشق جیسا کروی اٹھاؤ | افشار نئی پاؤں اٹھاؤ
اچھلو اچکو مرو اور پھلانو | جس طرح بنے غبارہ ڈھالو
مرغی کی کمند میں پھنسا دو | بجتی آہوں کی تم اچھالو
گر وہ الجھے گے اپنے سلسل | تو آسے پکڑنے کی ہے ہر سبیل
استقامت رکھو تم گر راست | ان نینا یہ آ ان تیار دست
بیٹھو اس طرح تم نہ تھک کے | دوڑ آیا وہ آیا لو تیب سکے
آتش زدہ دل کے پیچ پیچے | گویا تیغ نکلے ہم سے گوسے
مٹی سے سُوا کو نہ بنا کون | آدمی بن گئے میں پر کون
بڑا بلند ہوا پولس سے | کیا جانتے خوا یہ رگڑ سے گیتے
آخر یہ علاج دل میں سوچ | اکسیائی کی کمب لوہے
جس گھر سے اڑا تھا یہ غبارہ | اس پر یاروں نے چھاپہ مارا
کڑا سے دروازے سیڑھیاں لگے | کانوں کے تختے توپ کیے کھڑے
بھول گیا اس کو اپنا | تیرا وہ مسکا یاد ہو گیا
تحفت اصلاحی توپ باندھے | گھر لٹے ہیں لوگ لا کھوے باندھے
ہر خورد و کلاں نے پایا انعام | جاری تھا بخشش عام
جتنی ہر محل میں تھے لوگ | اخباروں میں چھپ گئے سب کے
انصاف کے نام پر پا سکے | اے ساقی نوش غسال خوش ہے
تیار سے کی دیر سے نہیں پل | ما قسب پینے یہ ہے مرا ہی
شیشے سے نکال تو پری کو | گرد دواب اپنی خود سری کو
کیا چیز ہے یہ شراب قہا؟ | شہزادیوں نے نقاب اڑا!
یورپ بھر کے بو شاہ کابل | بھولے وضع قدیم پا گل
کچھ وہ قوام لسیں عالی | بیگم کی نقاب نوچ ڈالی
نکلیں شلوار سے جو ٹانگیں | مارے سید ان میں چھلانگیں
تقدیر یہی لباس کا خلاصہ | ادھر بھی ڈول ہے مشکل کا سہ
برقع پہنے نہ کوئی جیب دار | سینے بھی سیاسے جو جیب دار
ٹخنوں سے اونچا ایک چیر تا | سر سسری کا دراز کرتا
اضطراری تحت ایشیائی | یورپ میں سیکھے بے حیائی
اے شاہ تمہیں دو داد جی شاہ | سبحان اللہ اعوذ باللہ
حاصل یہ سفر کا ہے بہت خوب | ہے تم سے سدے شیخ مجرب
دورساں تھی یہاں بھی بے حیائی | دولت یورپ میں کیوں لٹائی؟

(باقی آئندہ)

راقم ۔ مدقم

نوٹ ۔ حضرت رند میرٹھ کا جواب ساقی نامہ بھی ختم نہیں ہوا تھا یہ دوسرا

جا ہو [illegible] اپنی جگنوں کو [illegible] ہم [illegible] کا [illegible]
درست نہیں [illegible] اخبار [illegible] ہے [illegible]
افواہیں [illegible] ہیں [illegible]
اور [illegible] ہے [illegible] ساقی نامے [illegible] کی [illegible]
افزین کے نام کی جائے گی [illegible] ۔ ایڈیٹر

ساقی نامہ ثانی

مست شاہ پوری کی زبانی

ساقیا! دے نئے تاریخ مجھے | وہ سال نو کا نہ ہو تاریخ مجھے
جھکو میرا ہو تصور ہو جائے | خود ہوش ابھی تو جائے
سامنے میں ہوا پڑتا ہے | ناچا ہے کبھی رو کا تا ہے
میں نہیں تشنہ لب ساغر ہوں | میں تو تیغ زاروں کا پیمبر ہوں
دوسروں پر تو کتاب اتری ہے | مجھ پہ میری شراب اتری ہے
دہکی کو نے جو بولا نے ہیں | آگ لگ جائے گی میخانے میں
ساقیا سال نیا آیا ہے | سال میں کون نیا آیا ہے
جب کوئی سال نیا آتا ہے | دل میرا دے دیا جاتا ہے
تم تو عمری جسم میں پڑ جاتی ہے | عقل کی کل بھی بگڑ جاتی ہے
ہوش ہوتا ہے خدا دیرا | یہ رہا ہوتا نہیں اندھیرا
دانی صورت ہے مری شیدائی | گر ٹکڑوں سے عیاں راجپال
دیکھے نادان نہیں ہو ساقی | سال نو یہ ہوں جو خرم ساقی
کیا کیا سال گزشتہ نے سلوک | ابتک [illegible] ہے کیجیے میں ہوک
بستی دشمن کا تیمار کیا | جو نہ دیکھا تھا وہ نقشہ دکھایا
فرقہ وارانہ ہوئی جنگ جدل | خون کے خوب ہی ہوئے اول
جان اولاد کے لائے دیتے ہیں | ملک برباد کیے دیتے ہیں
سوختہ میرا ہو تو جگنو | کیسا ہی پھر کے لائے ہیں شب کو
کوئی گزشت نہیں باقی ایسا | جس میں برپا نہ ہوا ہو فتنہ
فوراً جام پلا دے ساقی | جس سے اس فضا کی ہو ہی باقی
دل جشن ہے مرگ انبوہ | پھر ہوش ہوتا ہے خلق اللہ
حال وہ حال کہ ہو پر خوش حال | سال وہ سال جو ہو نیک سال
مدتوں سے شب ہی اس کی روش | لے کے ساقی آتا ہے اپنے عرش
فاتحہ کیجیے ہو ماتم بھلے | دل مخمور ہو کر بھلے
بالی خستہ جو ہوں آنا فیل | تو مسرت کی شکل ہو سے سبیل
گھول دے تو پنے اخلاق کریم | فتنہ پیدا ہوں کے ساغر کریم
یہ تو عمری ہیں پڑے ہوں ساقی | صلح ہو ست کھڑے ہیں ساقی

شاعر ہم کیوں نہ ہو جائیں ... ورد زباں تھا ... جال پہ نچا
ساقیا آکر یہ بلا آئی ہے ... حشت چھا گئی جو آئی ہے
آ لے ملک میں جو غرو شات ... ہر جلسہ میں ... کھلی جو کشات
لوٹو لیس ہی جو مذہب ہو کے ... کیا عجب ہو کہیں پھر ہو کے
پہلی مثل ذرے کے ہو ... پھر جو جنگ کا نقشہ
سالیا نقشہ پھر سامنے ہوں ... تجھ پر یہ غزل ...
جس کے لیے ... شاعر ہے نظم یہ جو غور
... کیا عشرت ... کی بات
... سے تو ... صبح ... جو پیالہ ...
جان لی ... جب ہم ... یہ تو اجام
سالی زر و دم ... ہوگی ... سو ہزار عشق ... ہوگی
جو ذکر ... کریں گے ... جان لی ... کریں گے ...
... ایک ... تجا ... اور ... ایک
مرحب صلح یہ آئی ہے ... فرصت نام ... بنا ساتی ہے
شروع ہی خیر ... جو پہلا ... ساقیا جام ... لا

حشت ہے چین ہے تیرا سبب
آج پی ... تو ہو گا کل مست

الست شاہ پوری

رباعیات

سال ماضی

(خیر مقدم کانگریس)

پاخندے اک سرے سے تھے خیم ہوا
کیا دھوم ہے کیا ہجوم ہے ہاں افراہ
اکیس کو صبح ہی سے ... تھا ذکر
کلکتہ میں آ گیا ہے بے تاج کا شاہ

استمداد

اے ہمت مردانہ مدد کر آ نا
مدد کر نے خیر سے بھی فرمانا
ہم بھی وہ کریں کہ جو کیا کرتے ہیں
اپنے سر ... ہم ... دیا ہے ... وانا

جنگل ختا پال

کیا خوب کیا ہے خیر مقدم شاباش

اے ... ہم ... گیتا ... ہو جاش
دل میں ہی ... خیال آتا ہے یہی
جب ... ہو نے ... کاش

کنونشن

کل ہند کے لیڈروں کا کنونشن ہے
اپنے ہی چلن سے کانگریس ایسی ہے
ایسی ہو جائے کا بیان حاصل
... حال میں ... کنونشن ہے

اختلاف آرا

ہم اور ... میں اختلاف آرا
تعلیم ... تونے ہم کو مارا
کیوں دیکھ ... تو چھوٹے بڑے ... کہ

نیشنل کانگریس اور پولٹیکل ورزش



خدا اُنٹھی کی سستی سے بچائے

ہے ... اک ... اک چڑھا ہے پیالا

سال نو

ساقی بھر دے آج جام بے تاب
عشرت کے سج سامنے کر اسباب
پیری میں جوانی کے مزے لوں گا
کرتا ہے ضعیف میں مجھے کار شباب

۲

بہجت افزا ہو سال نو اے ساقی
ہنگام سحر ... ہے اُڑائے ساقی
بھر دے ... مستی ... کے دو جام
تیرے دم سے ... ہے نوائے ساقی

۳

اشتیش کا ... خوشی سے گر ہے
اس ماہ ہو جام ... ستی بھر دے
... سال تو گزرا ... یہ خوشی
پھر لے ... کہ ... ہم ہے

۴

سن ... ہیں تونے ... گزر دیا
آسائش کا ... تھا گر ... دیا
... دل سیکڑوں کے ... کرتی
چل - دور - دفان - ... مجھے ... دیا

۵

... کا اپنے بول بالا ہر وقت
... کا ... ہو کالا ہر وقت
اپنی ... جیسے نظم ہو مقبول انام
مضمون ... ہو ... لا ہر وقت

[درست ...]

سمن ... انفصال مقدمہ

...

[illegible]

دستخط حاکم ...

۶

ہر چوپ پہ گھسنے کا ناشاد ہے
ہر صبح اس کی نئی افتاد ہے
اگر یہ جو اس کو دیکھے مشغول ہو
اس پر بھی خرافت کرنا الزام ہے

۷

جب تک گنگ و جمن میں ہے آب رواں
انسان عقل کے بعد جب تک ہے جواں
ہر دور میں زندہ دل اور وہ ہنستا رہے
دیکھ جوں دل ودماغ آب رواں

ظریف

بجواب نصیبن بنام مسٹر خیالی

اے دل ہم ایسا ہم تمنا کرتا ہے
ایک دن کسی بیکس سے شکوہ کرتا ہے
نالہ چو نہی کند با من نیاز ستمگار
شکوہ جو بے یار مرا گیسوئے سنبل کرتا ہے

جو میاں صاحبزادے اپنی بجائی کا شکوہ دیکھ کر اس بات کا کلیجہ ٹھنڈا رہے۔ یہ اس کی کہنے کا جواب ہے جو اپنا اور سچ نے ۹ دسمبر کو چھاپا ہے۔ سنو میری جان سچ تمہیں دیکھا نہیں مگر تمہاری باتوں سے سچنے کی بو اور بچی کے دودھ کی جھلک آتی ہے اس وجہ سے خیال ہوتا ہے کہ اللہ رکھے ابھی اپنی ایڑی رگڑ کے کہتی ہوں ابھی کیسی کو دیکھ کر ہو۔ جیدی بھی ماشے اللہ ہوئے پڑتی ہو ابھی تو بسی دولی ہے ہزاروں مرتبہ جان بچوں کے منہ سے سن چکی ہے اللہ کرے نالی پر جائے۔ جب وہ دو دار ہو جاتے ہیں تو ان کے منہ سے کرنا بھی اچھا لگتا ہے۔ اس کو ہم کہنے کا بڑا شغل کر رہے ہیں کون دیتا۔ مگر میاں صاحبزادے یہ سچ ہے کہ جیسے کسی کو ابھی نہیں لگتی جا کے بچے کو جاتا ہے جو بات ناگوار ہوتی ہے تو اہل ہنر اس میں جھجکنے کے کرنے کا شکہ ہو جاتا ہو جاتی ہیں یہ بڑی تعجب کا ماجرا ہے۔ سچا آدمی اور اس کا خیال کرتے کہ بھی

ان کے بیوں کے قصیدہ گو شاعروں کی طرح خوشامد کیوں نہ کرتے ہیں۔ اور جو بے تکلفوں کو منگوا دیں اس دور کا بیچارہ سچ جا کے نیہروں میں کی محالیہ ہوا ہوا۔ مارا سکندر ہم لیں بحرام آگے کا محرکر دیا۔ اور ہیں لکھ بچوں ہی کر کے چپکے کی اور ان کو مر رہی۔ بچی اور شیر شاہ زردی ہو گئے۔ رئیس محمد بیچارے کے بیس و قلم طاق کا ہو گیا۔ وہ نے ہیبت ناز پرستی اور ابوذر یا سلمان فارسی کا نام پانچ برس بیچا۔ چیساتا اور ان باتوں سے علمی کی فراغت اور شمشیر کی لڑائی

ہم دو چار دیہ یک قلخ



آؤ بھائی رولیں

کی خالی رہ گئی۔ بس حضور کی باجی گہل کی رنگ کھینچ گئیں۔ بادای گلادی کی کائی گھٹا اوم میں باشی۔ میری جان مجھے خوشامد نہیں آتی اور صاف صاف کہتی ہوں کہ سکول کی صحبت میں تم کو کرنے کا شنے کی بڑی عادت بھی ہے۔ کیا تم نے اس لڑکے کا قصہ نہیں سنا جو اپنے مولوی کو بددعا دے رہا تھا۔ کسی کر سے مولوی صاحب کا جنازہ نکلے۔ قضائے کار مولوی صاحب سن رہے تھے جھٹ بول اٹھے۔ بیٹا اپنا کام کر کہو کہ میرا مولوی گھر میں نہ آئے۔ میں نہ جان گا تو میرے بھائی بیکار ہوں

ہیں کہ تم نے کتاب لکھی ہے جیکاوقتی اعمال ہونگے کس کے ٹکڑے ٹوٹ پھٹ گئے اور خبر دیا کا گلی ہی نہیں نکلا ہو گے اور جی پڑی اللہ سے پھر پڑی۔ تیسرے وہ گرد و نواح کا فراق کیا اور گور میں فحل بی بی نے بچے مارا میں لے اندھیرے میں گر کر نہ ہو کے قریب گور دیا ہو بڑی بات ! مردوں میں ایک گرد کہیں گے وہاں منتشرے ہو جب پچ جاتا ہے بھنٹے میں پار گئے دیکھ کرتے۔ میاں ہی ٹھاکور کے کی مشق کرنے سے تھک کر کوئی ہم جماعت یہ کہتے کہ پچکی کا معلوم ہوتے ہی دنیا میں سیکڑوں کا دنیا ہے جیسے جیسے اپنی جوروں کو غیروں سے چلیں کر تھونو ہو جاتے دیکھ کے بے بسی کا بدلہ کرنی کا شکے لینا بیگا لاد ابھی سے طعنہ قال رکھو تو یہ تجربہ ہے کہ عفنیت بے وہ بیٹی ہیں ہے کہ چار شخصوں کے نظارے میں قبول نہیں ہوتی اُن میں سے ایک ناقوان جو دو ابھی ہے اگر خداوند کسی خطا پر کسے گرفتار ہو گیا ہو تم تجھے سیر غالب نہیں کیا ؟ -

میری جان جب تم دوجا دوری ہو بہانی بیٹھے اور جورو کو غیر دورے کے پہلو میں بٹھا دے آگ اور پھولوں کا سنگم کرے چرکرے کالے تو وہ بددعا کا حق ہی نہیں رکھتا اسکا کرنا اسی کی جان پر پڑیگا۔ رہ گیا جوش و خروش کا ختم ہو جانا تو جتنا ہم کرنٹ میں بیٹھنے والے پیدا ہوتے ہی وہ جوش و خروش کو طاق پر رکھ دیتے ہیں۔ جب سے مجھے بال تب سے ہیں اور ابھی یہاں جوش تھا ہی نہیں جو ختم ہو جاتا سکے تم اپنے نادان دوستوں کو اب البتہ جانی کی گرما گرم بستیاں میں کھول جگی اور بال پر بیان آ گیا۔ آج نیک دنی کے ساتھ وہ محکمہ کی کلیا اور ہر تیغ کے بچے سے ! محبوں کی خیر البی امتین کے تورے اور کمائی میں ترقی رشتہ داری ہوں کے لیے قوم دروازے کے چوکھٹے سے ٹکرانے پر تیں اور آنا دو دو جاہلیں بیاہ مرانج کر لی یہاں خود ہر کی اجازت سے کے گھوم پھر سکیں کیا کل نہ چکے پاؤں گھر پہ بیٹھے نہ دیں جبرال کے ہاتھ غیروں کے جوتوں سے چھپیں گے نہ سنکھ ہوں گے کی نگاہ مرغیوں کے ان محرومی سے شوہر کی منہ بچارہ



بھیں بھیں میں میں

"دونوں کی ضد نے خاک میں ہم کو ملا دیا"

کی ضرورت نہ ہو گی نہ کوئی بیٹا شیشہ بکف گھر گھر میں پھیرا دیتا پھرے گا کی عقل اس سے پھر جائے گی دفتری ہرگز بھول بھال جائیں گی۔ جب وہ بھول جائے گا۔ شرعی احتیاط آزاد خیال اور اس تعلیم یافتہ میں ہرگز مشکل کام نہیں شراب کا نام بھی کسی کتاب میں نظر نہیں آ جائے گا صدقے قربان ہو جائے گی کہ وال عشرتیں رنگ رلیاں خاک میں مل جائیں گی۔ بالیاں کی جگہ بالکل ہو گی۔ آدمی آدمی چاہتا ہے ان بارگیوں کی طرح ذکر یوں میں رنگ دکھائی دیں گی۔ فیشن لوجی۔ فیشن نے کبھی شراب کی پرواہ کی ہے؟ چلو پھر [illegible] لے ہو گیا خواہ مردوں کی رضامندی سے یا [illegible] کی دھینگا مشتی سے۔ اسکے بعد کوئی مردوں کا [illegible] تو ہو گا اور کہے گا قرآن میں شراب پینے والوں کی سزا مقرر نہیں ہے وہ شراب ہی اور [illegible] اصل شیطان دکھا ہے وہ وقت ہی اور [illegible] دعویٰ [illegible] رکھتے تھے۔ [illegible] نے خواہ مخواہ قوم کے [illegible] کے ایک [illegible] صحبت گرم کرنے والی چیز کو حرام کر دیا۔ جیسے بڑے بڑوں نے پی ہے۔ [illegible] کی کتابوں میں نبیذ کی کی شراب یا [illegible] کی حرمت کا پتا نہیں۔ [illegible] ابو الحسن رشید کا ساتھ دیا اسلام [illegible] قریب جا کر [illegible] وہ زمانہ جاہلیت سے قریب تھا۔ اسکے علاوہ [illegible] طور پر استعمال کرنے میں کیا مضائقہ ہے۔ میاں [illegible] تو ہے۔ اس صورت میں شوہر کی غیر حاضری میں [illegible] شراب کی حرمت کا [illegible] فطرت اور مشکل حل ہو گئی [illegible] اس لعنت کا بہت جلد خاتمہ ہو گیا۔ اب بی بی تو خوب پیتی ہیں [illegible] گھر میں طاق پر بوتلیں سجی ہوئی ہیں۔ میاں کے دوست سامان آئے میاں گھر میں نہیں [illegible] ہم نشین [illegible]

شرعاً بھی درست نہیں، خدا کا بھی [illegible] شرع وہ خدا کو بہت دخل [illegible] ہو جائے گی۔ میری جان مرزا۔ اس وقت کا جوش و خروش ہوگا کہ اللہ تیری پناہ۔ لیکن [illegible] اول اول [illegible] بڑے بڑے چھپانے کا [illegible] ہیں [illegible] باہر نکلا اور [illegible] اسلام کا حق ادا کرنے [illegible] درست شرعاً ہونے کی [illegible] ایک دوسرے سے بچھڑ گئیں جوش و خروش کی بجلی [illegible] شہر کی [illegible] جیسے [illegible] آدمی نے [illegible] کی بہشت کی لعنت [illegible] ٹھکانے کے بعد [illegible] میاں کی [illegible] باہر نکال [illegible] نہ جوش باقی ہے نہ [illegible] لیس [illegible] رہ گئے [illegible] دشمن تھا [illegible] جنگل [illegible] کا ٹھکانا ہے [illegible] انجام کا اندیشہ؟ [illegible] خیال خواب و خیال۔ [illegible] سنان لگائی ہے

لگا کے بوتل میں ساقی صراحی سے ملا

[illegible]

مدان کی گرمی نے صداری سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اودھر [illegible] کی [illegible]

یہ جو جوہری کھو لانے کے لیے گھوڑے کی طرف بڑھی [illegible] ساون میں [illegible] کی بیت نے [illegible] کی ناک [illegible] جان جانی جان جان جان جان [illegible] کی طرف سے [illegible] کے سب [illegible] میاں کا [illegible] جوش و خروش میں آ رہا ہو گیا۔ میری جان مرزا [illegible] جوش و خروش [illegible] ان کیوں [illegible] میرے [illegible] جوش و خروش باقی ہے اور مجھے بھی [illegible] دیکھیں کس کا جوش و خروش پہلے [illegible] شکایت کرتے [illegible] کا [illegible] کی [illegible] شکایت سے بھی [illegible] کتاب [illegible] شکایت کرو [illegible] قرآن کے معنی مطلب [illegible] آگے کا جواب ہوجاؤں؟ اے تیری قدرت اسے تیری شان!

میری جان ابھی تو تمہیں اسلام [illegible] کا فرق بھی نہیں [illegible] قرآن میں [illegible] بڑے بڑے [illegible] کرنے پر [illegible] اسلام [illegible] جب طبعی قوتوں کی [illegible] ضرورت کے وقت [illegible] کھول دیتا [illegible] وقت سے آج تک جاری ہے طبعی قوتوں کی [illegible] حضرت [illegible] زمانہ میں جنگ کے [illegible] عورتوں [illegible] حضرت نے

نہیں تھیں سکتا۔ ایک بیان کل ہے جو کسی مقام پر ہوئی
ہے وہ کہیں نہ ہے۔ تو یہاں صاحب بلوا سے پوچھیے
نے کب کسی عورت کی گردن پر طاقت سے ڈالا ہو
ہوا ہے؟ بھلا جواب تو جانے۔ یہ اب بھی ہی کہتی
ہوں کہ عورت بغیر کسی ثبوت کے شکوت کر سکتی
ہے نہ غیرمردوں کے سامنے منہ کھول سکتی ہے۔ اور
رہے وہ مکتب ہی کے چاولوں کی کہ تم نے بھی محسنین
پاس کرنے کے لیے مروجات اور بعض مشتبہ عشق پر
چیزوں فرق کھا ہے اور اسلام کو بھی قدر و قربت
کے لائق رکھ کے پرانگیب کے رہ جاتے ہے مگا اشتہر ہے
تھے۔ جو کوئی ان حکموں کو سنا تک سمجھا ہے وہ کچھ
اسلام کی شان تا فرنہیں ہو سکتا خواہ مرد ہو یا
عورت۔ بگڑی بات بنانے کے لیے انسان کو کسی
نئی تفریق کی ضرورت نہیں ہے مگر اترے
جانشین نے ذکر کی فضل خلافت شیخ وغیرہ کا ہے
اسکا اقدس رسول کی سنت میں ہے جو ہو۔ یہی کہ جیسے
مضمون نے قرآن کا دردی لا مذہب وال ہے اشعری
سے سوال۔ تم کو اتنا افسر مناسب تفسیر ہے شرم کھ
پھرنے کی جگہ یہاں تاریخ سے پیش کر کے مسری ترجمہ
میں جو اگر یہاں لکھے گئے ہیں وہ تمہارا سامنے ہیں گے۔

جواب تو تمہاری کتاب کے جیسی ہی ہوگی جو جیسی ہو
اور تم ہو۔ ذہنی بچے خود جوانی شباب کا جواب
ہوگی۔ مرد اپنی تو جب خدا کی اپنی کتاب کے ترجمہ
ذہنی کے خلاف بھی چھاپ دیتے تو اسوقت بھی دیکھتی
کہ کون سا عقل والا ہے جو تیری دلیلوں پر تمہاری

لفافہ میں چند سوالوں کا جواب

آپ جو سب طلبا پنج سوال نفع نقصان وکالت اور ترقی
عہدہ یا عورت محبت وغیرہ کے متعلق لکھ کر بھیجیں ہم
جواب بذریعہ ڈاک بحجم ایک جاوات کے ساتھ ایک لفافہ
چار آنے کے ٹکٹ سے روانہ کرتے ہیں ہمارا لفافہ ذریعہ
ملنے پر جانا۔ لفافہ پر شوہر کرنے کا وقت اور پتہ صاف لکھو
ہر مشکل میں مدد حاصل کرو۔

پروفیسر آزاد ولاکل اسٹرولوجی پامسٹ لکھنؤ

کہتی تھی کہ جنہیں کہ جیسا ان نظروں سے کوئی شے آئی
بالکل اس کی طرح ہے ہر بلکہ خاص کتاب تو اور جو ہے اس پر
نے قرآن و حدیث اخلاق تاریخ عقل و فرہنگ بھی پہلے
واضح کر دیا ہے۔

ترجمہ جسٹس سلیمان صاحب کی تحریر پہلی کتاب کی
جو بار بار محکمے کے لیے ابتدا میں دیے گئی ہے وہ مستقل آزادی
میں ان کا قول نظیروں میں پیش کیا جاتا ہے جو ترقی میں کی

تاریخ لیگ (تصنیف مغرب)



کاؤں کاؤں کنونشن

اچھا صاحب سندیلہ میں ہی کیا جائے۔ کا کار سب کھا جائے گا

تعریف کرتے ہو ایک سلیمان کے بچے تقسیم میں دیکھے
بجا با لکل بچہ بجز قرآن میں کے باقی میں عورت خدا
ہے اور وہ انصاف بھی ایک دوسرے سے انوکھا ہے وہ
جیسے خود انصاف کی تجربہ نہیں کیا۔ اچھا ہے تو اپنے خدا
میں شہیدی عمرہ کے خیالات کی دیکھ بھال کرے گی ادا
بیچ بیچ پر تمہارے ہاتھوں اور دلیلوں کی غلطی پر کڑکی
جلدی کریں اور صحیح نہ تو ضرور یہ جو نہیں ہو انکسار کے
اور سیاہ تہذیب کے ثبوت دینے کے فلسفیانہ شاہد

سے کام یہ خط — ماقبیب — تعلقداری
بوسیلہ

خدا بگری کا گرم خدا!!

سنوس وسمبر سنہ ۲۹ء کا آخری دور جو اس مسئلہ کا
بیان ہے ایک مقدمہ کی پیروی کا اس میں گرد کھلا
اخبار کا پیر میں چل کہا جا تا تھا۔ ان کے دو ملک
ذرائع مضمون تو خود پڑھا ہوا آئے گر جو ترتیب کا
ملکی ہو مقدمہ کریم تحریک ایک مضمون سے متعلق ہے
چنانچہ ان کو اس سے متصل خیالات لیے گئے ہیں وہ قانون
بیٹھ دوستوں کی حمایت سے بہت کا سیاسی ہی کا
نام ہے کہ نظر سے شکریہ ادا کرتا ہمارے نزدیک ایک سبب
سے تمام زور دیں ہے۔ وہ ٹھیک یہ ہے جو ایک مشن کا
خسرا بجٹ میں حاجی ہی شبلی ادھر کیا نام رکھا کرتے تھے
آج کل کے پڑھے لکھے ٹھیک ہیں اور رہتے ہیں جو ہی کا
اور حالی ان دوستوں نے ٹھیک یہ کہلانے کی
نیت سے جو کچھ کیا ہے ان دونوں کی چہیتی کا
زبانی اظہار دیا ہے جو سال کی تشکر ہے اور
دل ہے بے زبان۔ الفاظ سریع الزوال ہیں۔ ہاں گر
دو باتیں ہیں وہ ہے خیر ٹھیک ہے سے افضل ہے
اگر یہ مقدمہ پہلے ہی سے کر دیتے تو جواب پر لیفٹ غلط ہوگا
اور ہمیں تقسیم رات کا جواب دینا پڑتا۔ بصیغہ بجالی
گزشتہ انجم گزشت

المختصرات

المختصر ہے کہ نیا سال اخبار کو اور ہمیں مبارک ہو
آئندہ انشاء اللہ وعدہ ہے تو تمام انتظام ایک مقرر کے ہو کے
وقت کی ادائیگی کی جائے گی۔

المختصر ہے کہ جس طرح ایک مشن بچے عاشق کے ملاپ
تنبیہ کرنے کے لیے آئینہ سامنے رکھتی اور دیکھتے آنکھ کے
الیاس باپ یا اناکے کرن پھول کرن پھول اس کے
چلتا کان جدا کان اس کے بچہ ان ہیں ہے جس کی
حکیم فیلسوف ہر علم النفس کی سمجھ میں اس نئے نیا
مقصد نہیں آپ اسی طرح ہمارا گزشتہ کرنا سراپ
کی تبدیلی حیثیت میں ہر حقیقی معرفت ہوا دیت نفس میں



رجسٹرڈ نمبر اے ۴۸۳
اودھ پنچ لکھنؤ ۱۹۲۸ء
رجسٹرڈ نمبر اے ۴۸۳
جلد چہارم

غنچۂ راگ

معرف النغمات

وہ بے نظیر کتاب جس ... ہوا میں گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ ... کا مذاق لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی

حصہ دوم

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لیکے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی ادا انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچا ہے

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انکے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ خود استاد تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر شاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایۂ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ۔